رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اکدن دیکھنا ❊ ہیں بھی اک نورانی چہرہ کے پرستار ہمیں

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

اور

باقی تمام خط و کتابت مینیجر الفضل کے قادیان پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے ۵؍

قیمت سالانہ پیشگی [illegible] (للعہ)

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے ہفتہ وار شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر: صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب !!!

جلد (۱) | مورخہ ۲۳ - مئی سنہ ۱۹۱۴ء مطابق ۲۶ - جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۲ ہجری | نمبر ۵۰ الف

مدینۃ المسیح

حضرت ابن المہدی علیہ السلام کی طبیعت اب خدا کے فضل سے اچھی ہے ۔ درس حسب معمول مسجد اقصےٰ میں ہوتا ہے ۔ سورہ مدثر شروع ہے ۔ صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ہائی سکول میں بھی کچھ پڑھاتے ہیں ۔ صاحبزادہ شریف احمد صاحب بھی خیریت سے ہیں ۔ حضرت خلیفہ اول کے خاندان میں خیریت ہے ❊

۲ - شیخ غلام احمد نہیں بلکہ چوہدری حاجی غلام احمد صاحب کریام اور بابا محمد حسن ہوشیارپور و جالندھر میں دورہ فرمائینگے ❊

۳ - بورڈرز کی نگہداشت کی طرف ٹیوٹرز کی غور توجہ درکار ہے ❊

۴ - انجمن کی رپورٹ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خلیفہ اول کی زندگی میں یکم مارچ کو ۔ مدرسہ احمدیہ اور مقبرہ اور تعمیر اور بیت المال اور متفرقات کی مد کر گیارہ ہزار آٹھ سو ترانوے روپے چھ آنہ تین پائی کی مقروض تھیں ۱۱۸۹۳ انجمن کے خزانے میں دس روپے آٹھ آنے ابھی موجود تھے ۔ اور فروری کے مہینے کے بارسات ہزار روپے کے ادا نہیں ہوئے تھے اس سے آپ اپنی فرائض کو سمجھ سکتے ہیں ❊

تازہ خبریں

اسعد پاشا ایک اطالوی سٹیمر پر منتقل کر کے اٹلی جلاوطن کر دیا گیا اس نے وعدہ کیا ہے کہ پرنس آف ویڈ کی اجازت کے بغیر آیندہ ساحل البانیہ پر قدم نہ رکھے گا ❊

البانوی مجلس وزرا مستعفی ہو گئی ہے ❊

گورنمنٹ البانیہ اور ایپرس کی عارضی گورنمنٹ نے ایک معاہدہ پر دستخط کر دیئے ہیں ۔ جس کے رو سے آخر الذکر کو قیمتی رعائتیں حاصل ہوئی ہیں ❊

لنڈن - ۲۰ - مئی ۔ یونینسٹوں نے لنڈنڈری اور دیگر اضلاع کو عنقریب صوبہ السٹر کی عارضی گورنمنٹ میں داخل کرنے کی تجویز کی گورنمنٹ نے ان جہازوں میں سے جو ناجائز درآمد اسلحہ پر لگا در رکھے ہیں ۔ دو کو گرفتار کر لیا ہے ایک جہاز کو ایک ایرانی کرائے پر لیا تھا جسے غالباً جہاز کی قیمت مالک کو ادا کرنی پڑیگی ❊

مسٹر ای آر ۔ ارٹن ارکیا لوجیکل کمشنر سیلون اور مسٹر جے میکرو کلارک انجینئر انہار ایک کشتی میں سوار ہو کر شکار کھیلنے گئے تھے مگر پر اسرار حالات میں ڈوب گئے ❊

(دالیین ۱۹ - مئی) مسٹر کرپ کو جرمنی کا جنگی ٹیکس ۴۳۰۳۵ پونڈ ادا کرنا پڑے گا ❊

چٹاگنگ اور رنگون کے متصل دیہات میں بحری آندھیوں سے سخت نقصان ہوا ❊

مسٹر موتھو چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ کی عدالت میں ۱۹ مئی کو اس مسئلہ پر بحث ہوئی کہ کیا کوئی اندھا شخص پبلشر ہو سکتا ہے ۔ کورٹ انسپکٹر نے بجواب کہا کہ اس بارہ کوئی خاص قانون تو نہیں البتہ اگست سنہ ۱۹۱۰ء کی دفعہ ۸ کے مطابق عدالت اپنا سابقہ حکم منسوخ کر سکتی ہے ❊

مرشد آباد میں ہیضہ قیامت برپا کر رہا ہے ❊

انسپکٹر ابکاری نے ریلوے پولیس کی امداد سے دو قلی گرفتار کئے جن کے پاس دو سیر پختہ افیون موجود تھی ❊

ضروری اطلاع

اخبار مستقل طور پر ہفتہ میں تین بار کیا گیا ہے ۔ جن خریداران الفضل کا چندہ ۱۸ جون کو ختم ہوتا ہے انکی خدمت میں جون کے پہلے ہفتے میں مبلغ چھ روپے کے وی پی کئے جائینگے ۔ جو صاحب تمام سال کا

باہتمام منشی غلام رسول مینیجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے لئے شائع ہوا ❊

الاخبار والآراء

انجمن احمدیہ ضلع گوجرانوالہ

سیالکوٹ کی مانند گوجرانوالہ میں بھی ضلع کی انجمن احمدیہ قائم ہوئی ہے۔ اس کے عہدے دار حسب ذیل ہیں۔ پریزیڈنٹ حکیم محمد الدین صاحب۔ سکرٹری سید محمد رشید صاحب محاسب بابو غلام حیدر صاحب۔ امین بابو جمال الدین صاحب۔ ضلع گوجرانوالہ کے مقصلات کی تمام انجمنوں کو چاہئے۔ کہ اپنے چندے انجمن احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی معرفت بھیجتے رہیں۔ اور فصل کے موقعہ پر ضلع کی انجمن کی طرف سے تحصیل چندہ کے لئے جو کوشش ہونے والی ہے۔ اس میں مدد دیں ؁

ترکی علماء

ہمدرد کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے۔ عین افطار کے وقت ایک مولویصاحب علی آفندی کے "لوقنطہ" میں آگئے۔ میں نے روزہ افطار کیا۔ تو آپ مع اپنی داڑھی اور عمامہ کے میرے مقابل میری ہی میز پر سکیر لئے مجسم کفر کا فتویٰ لئے بیٹھے تھے۔ آپ نے بغیر کسی خیال و مروت و شرم شراب کا پیگ اڑایا۔ بعد فراغت افطار میں نے آپ کو بہت تاڑا۔ یہاں تک کہ عنقریب مار پیٹ کی نوبت آنیوالی تھی۔ امتحانات کے موقعوں پر ان علماء کے خوب وارے نیارے ہوتے ہیں۔ بکری رعیت سے بھی یہ لوگ بہت غبن کر جاتے ہیں۔ جسکو موقعہ ملتا ہی وہ غبن کرتا ہے بجلاً یہ کہ جو عیوب علماء میں ہوتے اور نہ ہونے چاہئے تھے۔ وہ ان میں موجود ہیں۔ ان میں سے عرب علماء تو اور بھی گودر گو مرغی کا گو کے مصداق ہیں۔ میرے خیال میں اسلام کو ایسے علماء کے وجود سے شرم آتی ہے ؁

یہ حالات بتاتے ہیں۔ کہ یہی وہ وقت ہے۔ جس میں مسیح کو نازل ہونا چاہئے تھا ؁

اسلام کی فتح

صدیوں کی سائنٹفک تحقیقات سے بقول ڈاکٹر اینڈروویس صاحب مشہور طبیب انگلستان یہی نتیجہ نکلا ہے۔ کہ الکحل کے ہولناک خطرات سے انسان اسی طرح کامل طور پر محفوظ رہ سکتا ہے۔ کہ شراب خانہ کے پاس تک نہ پھٹکے۔ اور دختر رز کو کبھی منہ نہ لگائے۔ چنانچہ اب مغرب میں جس کے بھاری نقصانات تدریج محسوس ہوتے جاتے ہیں۔ اور جو روک تمام مذہبی اثر سے ممکن تھیں۔ وہ قانون وقواعد کے ذریعہ سے عمل میں لانی چاہتے ہیں۔ حتیٰ کہ مسٹر دانیال سکرٹری محکمہ بحریہ امریکہ نے حکم صادر کر دیا ہے۔ کہ امریکن بیڑے میں ایکٹو سروس پر ہونے کی حالت میں کوئی شخص کسی وقت میں بھی خواہ ڈیوٹی پر ہو یا مکان پر شراب کا استعمال نہ کرے۔

اسی طرح حال میں مسٹر ونسٹن چرچل وزیر صیغہ بحریہ انگلستان نے بھی اپنے بیڑے کے آدمیوں کو استعمال شراب سے بچنے کے فوائد پر توجہ دلائی ہے۔ جس سے احکام دین کی طاقت و مصلحت ظاہر ہوتی ہے ؁

ترکی پارلیمنٹ

جمال بے ترکی ایوان کا پریزیڈنٹ منتخب ہوا ہے۔ دوران تقریر میں اس نے مبعوثین سے درخواست کی۔ کہ وہ اس بات کو ہرگز نہ بھولیں۔ کہ آنرودے سرحدان کے ایسے بھائی موجود ہیں۔ جن کو بچانا اور نیز سرحد پار ... ایسا علاقہ ... ملک ہے جسکا واپس لینا ان کا فرض ہے ؁

وی۔پی۔ آتے ہیں

جن خریداران الفضل کا چندہ سالانہ ۱۸ جون کو ختم ہوتا ہے ان کے نام جون کے پہلے ہفتہ میں وی پی جاری ہونگے جو صاحب تمام سال کا چندہ دینے کیلئے تیار نہ ہوں۔ وہ ششماہی یا سہ ماہی کے لئے بھجیں۔ اور بغیر وصول قیمت پیشگی کے کسی کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا۔ الا ماشاء اللہ جواب آنے کی صورت میں وی۔پی پورے سال کا ہوگا۔

مینیجر

البانیا میں مشکلات

ڈرزو میں پیچیدگیاں پیدا ہوگئی ہیں۔ تقریباً دو ہزار مسلمان اور باغی ڈرزو کے متصل مقام سینکا میں پہنچ گئے ہیں۔ یہ فوجی خدمت سے مستثنیٰ اور مدارس میں البانی زبان کو بحال رکھے جانیکا مطالبہ کرتے ہیں۔ اس اثناء میں ایک اطالوی سکوڈرن بسرعت تمام ڈرزو پہنچ گیا ہے اسعد پاشا اور اس کی بیوی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ مگر معلوم نہیں کہ کس نے انہیں گرفتار کر کے آسٹرین جنگی جہاز پر سوار کر دیا۔ آسٹرین و اٹالین جہازات کے کمانڈروں نے پرنس البانیا کے دربار کی حفاظت کی غرض سے وہاں بحری سپاہیوں کا اتارنا منظور کر لیا ہے۔

کیا اب لاہور مدینۃ المسیح ہوگیا ہے؟

پیسہ اخبار لکھتا ہے کہ میں کسی کا طرفدار نہیں۔ اور صرف خدا لگتی بات کہتا ہوں ؁

لاہور کی جماعت نے جواب اختلاف خلافت کے بعد لاہور کو کھینچ تان کر مدینۃ المسیح بنایا ہے۔ اگر ان کا لاہور کے مدینۃ المسیح ہونے کی نسبت پہلے ہی اعتقاد تھا۔ تو پیغام صلح بھی اب بہت عرصہ سے نکلتا ہے۔ اسی میں اس سے پہلے اس امر کا کیوں اظہار نہ کیا گیا۔ ان کی بڑی دلیل یہی ہے کہ مرزا صاحب کا لاہور میں انتقال ہوا۔ مگر اس سات سال کے عرصہ میں انہوں نے اس دلیل کو کیوں نہ ظاہر کیا۔ کیونکہ ۲۶-مئی ۱۹۰۸ء کو ان کا لاہور میں انتقال ہوا تھا ؁

ان لوگوں سے جو احمدی کہلا کر خدا کے ماموریہ ہنسی اڑاتے ہیں۔ پوچھنا چاہئے ۔ کہ مدینہ لاہور کو کہاں فرمایا ہے۔ اگر پہلے کسی الہام میں یا حضرت اقدس کے کلام میں لاہور کا نام مدینہ آیا ہوتا۔ تو "ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں" کے مطابق پھر بھی کچھ لاہور کے مدینہ ہونے کی گنجائش ہو سکتی تھی۔ لیکن جس صورت میں اس سے پہلے لاہور کا نام کبھی مدینہ نہیں آیا۔ تو یہ پیشگوئی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اسطرح تو ہر شخص کہہ سکتا ہے۔ ہم اپنے وطن میں مریں گے یا مدینہ میں۔ اس کا نام مدینہ رکھ لیا جائے۔ حق یہ ہے۔ کہ اس الہام کے وہی معنے صحیح ہیں۔ جو خود حضرت اقدس نے فرمائے۔ اور جو الفضل میں نقل ہو چکے۔ یعنی یہ کہ "بہر حال تجھے غلبہ ہوگا۔ دشمن قہری نشانوں سے مغلوب کئے جائیں گے۔ یا خود بخود لوگوں کے دل ہماری طرف مائل ہو جائیں گے۔" جو معنے حضرت اقدس نے خود فرمائے ہیں۔ ان کو چھوڑنا ٹھیک نہیں ہے ؁

جاوا میں ریل کا حادثہ

۹-اپریل ۱۹۱۴ء کو بوقت ۶ بجے صبح جو ٹرین کہ پوری رفتار سے تجو پر لوک کو جا رہی تھی۔ اور مسافر تخمیناً ۲ ہزار تھے۔ ایک دریا جس کا نام کالی مائی ہے۔ اس کے پل پر سے جونہی گاڑی گذرنے لگی۔ اسی وقت پل ٹوٹ گیا۔ اور گاڑی ایک دم پاش پاش ہو گئی۔ اور تخمیناً ایک ہزار مسافر ضائع ہو گئے۔ اور ۵۰۰ داخل ہسپتال ہیں۔ وہ بھی آجکل کرکے چلے جاتے ہیں۔ کوئی سلامت نہیں بچتا۔ تخمیناً ۴۰۰ صحیح وسالم بچے ہیں۔ اس قسم کے حوادثات پڑھ کر کپکپی سی لگ جاتی ہے۔ سفر میں جو دعائیں سکھائی گئیں ہیں۔ وہ اسی قسم کے حوادثات سے بچنے کیلئے ہیں۔ لیکن آجکل مسلمان بھی انہیں بھولے ہوئے ہیں ؁

گرل سکول قادیان

کیلئے نیک معلمہ کی ضرورت ہے۔ درخواست کنندگان احمدی ہوں۔ کم سے کم مڈل اور نارمل پاس تجربہ کار کو ترجیح دیجائیگی۔ درخواستیں بنام ... تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل ۲۳ مئی سنہ ۱۹۱۲ء

تعدد ازدواج

قرآن شریف عمل کیلئے ہے

انسان کی خلقت بتا رہی ہے کہ یہ اپنے خالق کی عبادت کیلئے پیدا ہوا ہے۔ اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا۔ اور کتب نازل فرمائیں۔ کتب محض تلاوت کیلئے دنیا میں نہیں آئیں۔ بلکہ اس لئے آتی ہیں۔ کہ ان پر عملدرآمد کیا جاوے۔ اور سب سے آخری کتاب قرآن شریف کے آنے کی بھی یہی غرض تھی۔ اور ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کو سر اور آنکھوں پر رکھا جاوے۔ اور اس پر عمل کیا جاوے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اوامر کا امتثال اور نواہی سے اجتناب کیا جاوے۔ ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر۔ ہم نے قرآن شریف عمل کرنے کیلئے بہت ہی آسان بنایا ہے۔ پس کیا کوئی عمل کرنیوالا ہے؟ اللہ تعالیٰ علماء یہود کی بابت فرماتا ہے۔ مثل الذین حملوا التوراۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفاراً۔ بئس مثل القوم الذین کذبوا بآیات اللہ واللہ لا یھدی القوم الظالمین۔ محض کتاب کی تلاوت کسی کام کی نہیں ہوتی جب تک اس پر عمل نہ کیا جائے۔ ایسے لوگوں کو گدھے سے تشبیہ دیگئی ہے جو کہ کتاب اللہ پر عامل نہیں ہوتے۔ دراصل میں ایسی تعلیم کی تکذیب ہوتی ہے جس پر عمل نہ کیا جائے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بہت بری مثال ہے ان لوگوں کی جو اللہ کی آیات کی تکذیب کرتے ہیں۔ جو اللہ کے اوامر پر نہیں چلتے وہ ظالم ہیں۔ اور وہ کبھی بھی کامیاب نہیں ہونگے۔ یہ وعید اور ترہیب کن لوگوں کے حق میں اتری ہے۔ یہ انہی کے حق میں وارد ہوئی ہے جو شریعت حقہ کو جانتے ہوئے پھر اس پر عمل پیرا نہیں ہوتے جبکہ قرآن کریم میں صاف ارشاد موجود ہے۔ کہ مسلمان دو یا تین یا چار بیک وقت میں شادی کر سکتے ہیں۔ تو پھر مسلمانوں میں کیوں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جنکو اس پر اعتراض ہے جبکہ خدا کی کتاب قرآن مجید میں بالتصریح نص موجود ہے۔ تو لوگ کیا حق رکھتے ہیں۔ کہ نکاح ثانی پر معترض ہوں۔ مسلمانی در کتاب و مسلماناں در گور والا معاملہ ہے۔ اپنی کتاب حمید میں پھلاتے ہیں۔ کہ [illegible] اور اپنی رسومات کی خاطر اللہ تعالیٰ کے ضروری حکم کو پس پشت ڈالدیتے ہیں۔ اسلئے قرآن شریف میں صاف حکم ہے۔ کہ ایک صاحب ثروت انسان بشرطیکہ وہ اپنی بیویوں کے ساتھ عدل اور انصاف کا برتاؤ کرسکے ایک سے زیادہ بیویاں کر سکتا ہے۔ اور جہاں تک اسکا بس چل سکتا ہے۔ تمام ظاہری امور میں انصاف اور عدل سے کام لیتا ہے۔ تو ایسے شخص کیلئے کوئی بری بات نہیں ہے کہ وہ ایک سے زیادہ بیویاں ایک وقت میں کرے۔ تقوٰی کی خاطر وہ چار تک ایک وقت میں بیویاں رکھ سکتا ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ ان میں سے کسی کو کالمعلقہ کی طرح نہ کر دے حضرت مسیح موعودؑ کشتی نوح میں فرماتے ہیں: "سو تم ہوشیار رہو۔ اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے۔ وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے"۔ اب اس شخص کو اپنی نجات کا فکر کرنا چاہیئے۔ جو کہ خدا تعالیٰ کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف قدم اٹھاتا ہے۔ جبکہ صاف قرآن شریف کی ہدایت ہے۔ کہ عورتوں میں سے جو تم پسند کرو اپنے نکاح میں لا سکتے ہو۔ دو۔ تین۔ چار۔ ہاں اگر تمکو خوف ہے۔ کہ عدل قائم نہ کر سکو گے۔ تو پھر تمہیں ایک سے ہی نکاح کرنا چاہیئے۔ اب مسلمان کہلانے والے بہت ایسے بھی پائے جاتے ہیں۔ جو کہ تعدد ازدواج کو بہت برا مسئلہ خیال کرتے ہیں۔ اور خدا سے ذرا بھی نہیں ڈرتے۔ کہ خالق فطرت نے جو اس کی اجازت دی ہے تو اسکی کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہوگی۔ کیونکہ فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ۔ اللہ تو احکم الحاکمین ہے کم از کم مسیح موعود پر ایمان لانیوالے منہ نہیں کھول سکتے۔ کہ کیوں دوسرا نکاح کیا جاتا ہے کیونکہ جو شخص ایسا کرتا ہے۔ وہ اپنے اوپر نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے پس جو نجات سے بے نصیب ہے۔ وہ احمدی کیسے رہ سکتا ہے؟

شریعت قابل عملدرآمد ہے

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر ایک سے زیادہ بیویاں ہوں۔ تو ان میں عدل اور انصاف کرنا ناممکن ہے اور اسی لئے ایک وقت میں ایک سے زیادہ بیویاں کرنا جائز نہیں۔ اور وہ یہ آیت پیش کرتے ہیں۔ کہ ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فلا تمیلوا کل المیل فتذروھا کالمعلقۃ۔ اور تم ہرگز عورتوں کے درمیان عدل نہیں کر سکتے۔ اگرچہ تمہیں اسکی تڑپ بھی ہو۔ پس تم ایک ہی طرف مت جھک جاؤ۔ کہ دوسری کو بالکل لٹکی ہوئی کیطرح کر دو یعنی نہ وہ خاوند والی ہے اور نہ وہ بے خاوند ہے حالانکہ اس آیت سے نکاح ثانی کی ممانعت نہیں نکلتی۔ بلکہ اجازت نکلتی ہے۔ یہ تو بالکل ناممکن ہے۔ کہ انسان ہر دو بیویوں سے مساوی محبت رکھ سکے۔ الارواح جنود مجندۃ الخ۔ یہ ارواح عجیب اسرار اپنے اندر رکھتے ہیں بعض روح ایک روح کو دیکھتے ہی آپس میں بڑی الفت کرنے لگ پڑتے ہیں۔ اور بعض کو بعض سے پہلی ملاقات میں ہی تنافر اور تناکر پیدا ہوجاتا ہے۔ اسلئے شریعت کا یہ حکم ہے کہ ظاہری باتوں میں مساوات رکھی جائے۔ مثلاً باری مقرر ہو۔ مال و متاع مساوات سے دیا جاوے۔ نفقہ وغیرہ میں مساوات کا حکم مدنظر رکھا جاوے۔ بلکہ یہاں فرما دیا۔ کہ جب تم بالکل کامل عدل نہیں کر سکتے تو تمکو چاہیئے۔ کہ ایک ہی طرف نہ جھک جاؤ تاکہ دوسری کالمعلقہ نہ ہوجاوے۔ اگر شریعت کے احکام قابل عمل نہیں ہیں تو پھر ان کے حکم دینے کی کیا غرض تھی۔ حالانکہ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا انسان اپنے وسعت سے بڑھکر کسی کام کا مکلف نہیں۔ نادان ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں۔ کہ شریعت اس لئے انسان کو دیگئی ہے۔ تا اسکی عجز ثابت کیا جاوے کہ وہ اسپر عمل نہیں کر سکتا۔ اور اسلئے شریعت لعنت ہے۔ نعوذ باللہ من ھذہ العقیدۃ الواھیۃ الفاسدۃ پس وہ لوگ خدا سے ڈر جائیں جو کہتے ہیں کہ تعدد ازدواج قابل عمل نہیں ہے۔

قرون ثلاثہ کے مسلمانوں نے تعدد ازدواج پر عمل کیا ہے

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ بڑا قابل عمل نمونہ اور ماڈل ہم مسلمانوں کیلئے رسول کریمؐ میں ہے آپکی اتباع سے انسان خدا تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے۔ آپنے اس مسئلہ تعدد ازدواج پر خوب عمل کیا ہے پھر آپکے بعد السابقون الاولون من المھاجرین والانصار نے اس مسئلہ پر عمل رکھا ہے جنکی اتباع سے انسان اللہ کی رضا حاصل کر سکتا ہے مسلمانوں میں سے اکثر خدا کے پیارے اسپر عامل رہے ہیں تو پھر آجکل ایسی آیات کو بالکل متروک العمل کر دینا دور از قیاس بات ہے۔ اور اگر اسپر کوئی عامل ہو تو اسپر معترض ہونا تو محض جہالت اور سفاہت ہے اجابت سنت بڑے ثواب کا کام ہے۔ چونکہ آجکل وہ زمانہ ہے جسمیں قرآن شریف اور ایمان ثریا پر چلے گئے تھے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ دوبارہ زمین میں لائے ہیں اسلئے لوگوں کو یہ باتیں ناگوار گذرتی ہیں۔ اور تعجب ہے کہ یورپ کی دیکھا دیکھی مشرقی لوگ بھی ان کے خیالات فاسدہ سے متاثر ہوکر اپنی مذہبی باتوں پر اعتراض کرنے لگ پڑے ہیں حالانکہ حق اسی طرف ہے۔ اور اسمیں بڑے اسرار تعدد کے رکھے گئے ہیں۔ یورپ نے تعدد ازدواج سے انکار کرکے کیا لیا جرائم اور زنا کی کثرت ہوگئی۔ حرامکاری بڑھ گئی۔ اب اس زمانہ میں مسئلہ تعدد ازدواج کو بڑی بری نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ گویا اسلامی شریعت کی ایک قسم کی توہین کیجاتی ہے۔ اسلئے مسلمانوں پر ضروری ہے۔ کہ وہ اسپر عامل ہوکر دنیا کو دکھائیں کہ یہ مسئلہ خیر و خوبی سے بھرا ہوا ہے۔ اسمیں کسی قسم کے نقائص وغیرہ نہیں ہیں ایک بیوی ایام حمل اور رضاع میں معاشرت کے قابل نہیں ہوتی۔ اسوقت بھی انسان کو تقوٰی رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ یہ نکاح انسان کیلئے نصف دین ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ اسکے جذبات خیالات اور تخیلات کو ایک قلعہ میں بند کر دیتا ہے۔ ایک انسان ایک وقت میں کئی نطفے عورت کو دے سکتا ہے۔ گو وہ زیادہ کی کہاں متحمل ہو سکتی ہے اس سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ کہ تعدد ازدواج بہت ضروری مسئلہ ہے۔ اسپر ضرور عملدرآمد ہونا چاہیئے۔ رسول کریمؐ نے فرمایا ہے۔ کہ دیکھو ایسی عورتوں سے نکاح کرو جن سے بہت اولاد پیدا ہو سکے کیونکہ میری امت میں اس سے زیادتی ہوتی ہے۔ اور تمام امم سے میری امت بڑھ جائیگی۔ تو میں فخر

[illegible]

"ہمارے بھائی غور فرماویں"

قال لھم ان اللہ قد بعث لکم طالوت ملکا ط قالوا انی یکون لہ الملک علینا ونحن احق بالملک منہ ولم یؤت سعۃ من المال ط الخ ؛

جب کہ میں مندرجہ بالا رکوع تلاوت کر رہا تھا ۔ میرے دل میں خیال پیدا ہوا ۔ کہ ہمارے دوست منکران خلافت اگر قرآن شریف پر تدبر کرتے ۔ اور حضرت خلیفہ اول رضہ کی بیعت کی شرط (کہ میں قرآن شریف کے پڑھنے اور سنانے کی کوشش کرونگا) کے عامل ہوتے ۔ تو اس قسم کی صریح غلطی کے مرتکب ہوتے ۔ قرآن مبین کے متعدد مواقع پر خلیفوں اور منکروں کا ذکر آیا ہے ۔ جن پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا تھا ۔ کہ ہم کیا کرنے لگے ہیں ۔ اور اس کا نتیجہ کیا بھگتنا پڑیگا ؛

الغرض یہ ایک بہت سوچنے کی بات ہے ۔ کہ خدا کے انتخاب پر آدم سے لیکر تا ایندم خلفاء پر اعتراض ہوتے چلے آئے ہیں ۔ اور اعتراض کرنے والے ملائکہ اور اناس دونوں ہی ہوئے ہیں ۔ اس موقعہ پر انکار کرنیوالے چونکہ انسان ہی ہیں ۔ اس واسطے ملائکہ کا ذکر نہ کرنا اس لحاظ سے کیا گیا ہے ۔ کیونکہ فرشتہ ہونے سے ہمارے ان دوستوں کو (جو کہ خلافت کے منکر ہیں) بھی اعتراف ہے ۔ باقی رہا اناس کا ذکر جس پر اس مندرجہ رکوع میں مفصل روشنی پڑ سکتی ہے ۔ اس کا آغاز اس طرح پر ہے ۔ کہ جب بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے بعد ایک نبی سے کہا ۔ کہ ہمارے واسطے ایک بادشاہ (زمانۂ الحکم قائمقام خلیفہ یا جانشین مقرر فرمائیے ۔ تاکہ ہم اللہ کی راہ میں لڑیں ۔ اس پر اس نبی نے کہا ۔ کہ اس بات کا ذکر چھوڑ دو ۔ کہ اللہ کی راہ میں لڑو گے ۔ شاید کہ تم پر ایسا حکم جاری ہو ۔ اور تم نہ لڑو ۔ اسکے جواب میں انہوں نے کہا ۔ کہ کیا یہ ہو سکتا ہے ۔ کہ ہمیں ایک کام کیلئے اللہ حکم کرے ۔ اور ہم نہ کریں ۔ حالانکہ ہم نے اللہ کے لئے اپنے گھروں اور اپنے بال بچوں ۔ قریبیوں اور رشتہ داروں کو چھوڑا ہے ۔ اب ہمیں کس کا خوف ہے ۔ آخر کار ان کے نبی نے ان سے کہا ۔ کہ وہ ہم پر کیونکر حکمران ہو سکتا ہے ۔ کیونکہ ہم اس کے مقابلہ میں زیادہ مستحق ہیں ۔ اور مزید براں اس کو تو کچھ مال و دولت کی بھی وسعت نہیں دیگئی ۔ اس پر اس نبی نے جواب دیا کہ بیشک اللہ تعالےٰ نے اس کو تم پر برگزیدہ کیا اور اسی نے اسکو انتخاب کیا ہے ۔ اور اُسے علم و جسم میں زیادہ فراخی عطا کی ہے اللہ تعالےٰ جسے چاہتا ہے ۔ عطا کرتا ہے ۔ کیونکہ وہی وسعت دینے والا اور علیم ہے ۔ اور پھر یہ بھی کہا ۔ کہ اس کے خدا کی طرف سے مقرر ہونے کی یہی نشانی ہے ۔ کہ اس کے ساتھ سکینت ہے ۔ اور اس کے ساتھ ہارون و موسیٰ کی چھوڑی ہوئی یادگاریں ہیں ۔ اس صندوق کو فرشتے اٹھا لائیں گے ۔ پس یہی نشانیاں ہیں ۔ تمہارے لئے اگر تم مومن ہو ۔

اب

مندرجہ بالا ترجمہ سے پانچ چھ باتیں معلوم ہوتی ہیں ۔

اوّل یہ کہ نہ ماننے والے اپنی قربانیوں اور پہلی گرم جوشیوں کو جو ان کے زعم میں ہوتی ہیں ۔ مدنظر رکھ کر اپنے آپکو زیادہ مستحق قرار دیتے ہیں ۔ دوم یہ کہ نہ ماننے والے جو کہ امیر اور دولتمند ہوتے ہیں ۔ وہ اپنی امارت اور دولت کے گھمنڈ میں تکبر نخوت کو اختیار کر کے مقرر کردہ کو ذلیل اور حقیر سمجھتے ہیں ۔ سوم یہ کہ ان کو یہ خیال ہرگز نہ کرنا چاہئے تھا ۔ کہ ہم نے زیادہ قربانیاں کی ہیں ۔ یا یہ کہ ہم زیادہ امیر ہیں ۔ بلکہ یہ یقین کرنا چاہئے تھا ۔ کہ یہ خداوند تعالیٰ کا کام ہے ۔ جسے وہ چاہتا ہے دیتا ہے ۔ ممکن ہے کہ ہماری نظر میں ذلیل اور حقیر ہو کیونکہ اللہ نے اُسے چنا ہے ۔ اس واسطے ہم سے زیادہ لائق ہوگا ۔ اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ بڑا وسیع علم والا ہے ۔ چہارم یہ بات کہ جب اللہ اسے مقرر کر دیتا ہے ۔ تو اللہ تعالےٰ اسے اپنا مقرر کردہ تسلیم کرانے کیلئے اور راستباز یقین دلانے کیلئے ایک معیار مقرر کر دیتا ہے ۔ کہ وہ بسطۃ فی العلم والجسم ہوتا ہے یعنی وہ علم اور جسم میں فراخی والا ہوتا ہے ۔ یا یوں کہو ۔ کہ اس کی تقریریں اور حقائق و معارف قرآنی یا تفسیر قرآنی میں ایک خاص اثر ہوتا ہے ۔ اور جب وہ کسی امر میں فیصلہ دیتا ہے ۔ تو دشمن بھی اس وقت مان جاتے ہیں ۔ اور خود بخود لوگ اس کی طرف رجوع کرتے ہیں ۔ اور اس میں ایک جذب ہوتا ہے ۔ پنجم یہ کہ بقیۃ مما ترک الخ یعنی پہلے نبیوں نے اس کے واسطے کیا بقیہ نشانی چھوڑی ہے جس سے مقابلہ کر کے یہ معلوم کیا جائے ۔ کہ واقعی یہی خلیفہ حق ہے ۔ ششم ایک اور نشانی بیان فرمائی کہ خدا کے انتخاب کا ایک طریق یہ بھی ہے ۔ کہ بہت لوگ یکزبان ہو کر پکار اٹھتے ہیں ۔ کہ یہی ہمارا خلیفہ ہونا چاہئے ۔ اور یہ اسلئے کہ دلوں کا اٹھانا یا مائل کرنا فرشتوں کا ہی کام ہے ۔ اسی واسطے فرمایا ۔ تحملہ الملائکۃ ؛

اب میں سب سے آخری بات سے شروع کر کے بالترتیب اپنی طرف سے اتمام حجت قائم کرنے کے لئے ظاہر کرتا ہوں ۔ کہ کیا مطابق بیان کردہ قانون خداوند تعالےٰ دیوسائل تحریک ملائکہ کثیر التعداد احباب نے یکزبان ہو کر خلیفہ تسلیم نہیں کیا ؛

آیت بقیۃ مما ترک ۔۔۔۔ الخ کو مدنظر رکھ کر اور حضرت مسیح موعود کی وصیت کہ ان کے بعد ان کی ذریت میں سے ایک شخص قائم ہوگا ۔ جس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا ۔ اور بہت سے لوگ سچائی قبول کریں گے ۔ سو ان دنوں کے منتظر رہو ۔ اور تمہیں یاد رہے ۔ کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے ۔ اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے ۔ الخ اور کہ وہ بشیر ۔ فضل عمر و محمود ہوگا ۔ اور حضرت خلیفہ اول کی یادگار کہ میرے بعد ایک میرا جانشین ہو جو عالم باعمل ۔ متقی ۔ اور پرہیزگار ہو ۔ اور ایسے الفاظ میں بھی جن سے پایا جاتا ہو ۔ آپ کے بعد محمود احمد خلیفہ ہونیوالا ہے کے ماتحت کیا یہ خلیفہ برحق نہیں ؟

کون وہ شخص ہے جو کہ بسطۃ فی العلم والجسم کے تحت میں تسلیم شدہ خلیفہ کے مقابلہ میں دعویٰ کر سکتا ہے ۔ کہ میری تقریر دل میں ایک خاص جذب ہے ۔ اور کہ میں شرح اور بسط سے قرآن شریف کی تفسیر کر سکتا ہوں ؛

اب جو شخص ان صاف اور بین باتوں کے ہوتے ہوئے انکار کرتا ہے ۔ وہ ہرگز اللہ تعالیٰ کو وسیع اور علیم نہیں جانتا ۔ کیونکہ وہ اپنی نظر سے اس مقرر کردہ خلیفہ کو اس منصب کے لائق نہیں پاتا ۔ اور اس کے مقابلہ میں بزعم خود جنہوں نے بڑی بڑی دینی قربانیاں کی ہوں ۔ پیش کرتا ہے ؛

سو بالآخر میں اپنے بزرگان و عزیزان سے جنہوں نے ہنوز حال خلیفہ ثانی کو قبول نہیں کیا ۔ التجا کرتا ہوں ۔ کہ بڑائی تکبر نخوت اور مال کے گھمنڈ کو اگر ہے تو چھوڑ دیں ۔ اور کثیر التعداد صحابہ کے اجتماع کے ساتھ متفق ہو جائیں ۔ اور ہمارے ساتھ ہو لیں ۔ تاکہ بموجب فرمودہ مسیح موعود ایسا نہ ہو کہ وہ جنکو دنیا نے اپنے دام تزویر کے نیچے دبا لیا ہے ۔ عنقریب کاٹے جائیں ۔ (یہ عبارت حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود نے فتح اسلام کے صفحہ ۳۴ پر انہی کے لئے لکھی ہے جن میں پہلے دلسوزی اخلاص کی سرگرمی اور مریدانہ محبت تھی) یہی خیال ہے کہ جو انجام انکار کرنیوالوں نے پہلے زمانوں میں حاصل کیا ۔ اگر ایسا ہی حال رہا ۔ تو آپ بھی منتظر رہیں ۔ لوگوں نے آدم کا انکار کیا کیا نتیجہ پایا ۔ داؤد کا انکار کیا کیا انجام حاصل کیا ۔ ابوبکر صدیق اور علیٰ ہذا القیاس مسیح موعود کا انکار کیا ۔ کیا پھل پایا وہ اس دنیا سے ہٹ دھرمی سے انکار کرتے کرتے نامراد چل بسے ۔ اور ان کے مقابلہ میں مردان خدا دن دگنی رات چوگنی ترقی حاصل کرتے رہے انکار کرنیوالے تو رسول کریم پر بھی یہی اعتراض کرتے کرتے مرگئے ۔ کہ رسول رجل من القریتین عظیم سے ہونا چاہئے تھا ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترقی اسلام

اللہ تعالےٰ کے فضل سے ترقی اسلام کا کام برابر ترقی پر ہے اور ضلع گورداسپور کے چندہ کی مقدار چھ ہزار سے بھی اوپر پہنچ گئی ہے۔ بیرونی جماعتوں میں سے لاہور۔ سیالکوٹ۔ مردان۔ ہوشیارپور۔ مونگ۔ گوجرانوالہ۔ بنگہ۔ امرتسر اور گوجرات کی جماعتوں کی طرف سے بحیثیت جماعت چندہ یا تحریک چندہ کی اطلاع آچکی ہے اور ہر جگہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے خاص جوش کا اظہار ہے بعض احباب تو جوش سے بیتاب ہو کر بغیر انتظار چندہ جماعت کے اپنی رقوم بھیج رہے ہیں۔ غریب غریب لوگ خاص اخلاص سے کام کر رہے ہیں۔ قادیان کی مثال پر بہت سے لوگ عامل ہو رہے ہیں۔ اور قادیان سے باہر سے کئی احباب کے خطوط آچکے ہیں کہ ہم بھی انشاء اللہ تعالےٰ اپنی ایک ماہ کی آمد ترقی اسلام کے چندہ میں دینگے۔ ہمیں یقین ہے کہ دیگر احباب بھی اسی مثال کی پیروی کرینگے۔ ادائگی کا طریق یہی ہے کہ موعودہ رقم کو قسطوار ادا کیا جاوے۔ جو یکمشت ادا کریں وہ اجر عظیم کے مستحق ہیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ۔

اس سال بارہ ہزار کی بجائے پچاس ہزار روپیہ جمع کرنا ہے۔ اس لئے خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

ہمیں اپنے روپیہ پر بھروسہ نہیں بلکہ

خدا تعالےٰ کے فضل پر بھروسہ ہے۔

وہی ہمارا کارساز ہے وہ خود سب سامان کر دیگا۔ وہ جماعتیں یا وہ افراد سلسلۂ احمدیہ جنھوں نے ترقی اسلام کے چندہ کی طرف اب تک توجہ نہیں کی۔ ان کو بھی بہت جلد اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے تاکہ ثواب میں وہ سروں سے پیچھے نہ رہیں اس وقت تک قریباً ساڑھے دس ہزار روپیہ کے وعدے ہو چکے ہیں۔ اور ابھی چالیس ہزار کی اور ضرورت ہے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ ترقی اسلام کی انجمن بہت جلد باقاعدہ طور پر وصولی چندہ کا کام شروع کر دیگی۔ اور جسقدر جلد ہو سکے اپنے کام یعنی ترقی اسلام میں لگ جائے گی۔ اسلام اس وقت جس حالت میں ہے اس کا زیادہ دیر تک قائم رہنا دنیا اسلام کے لئے نہایت خطرناک ہوگا اسلئے جسقدر جلد ہو سکے کام شروع کر دینا چاہیئے۔ تاکہ وقت نہ گذر جائے۔ دنیا کی اصلاح اس وقت احمدی جماعت کے سپرد ہے۔ اور اس کا اُٹھانا اس کمزور جماعت کے لئے ایسا ہی شکل ہے جیسے ایک پتلے سے سرکنڈے پر ایک عالی شان محل کی چھت کا بوجھ رکھدیا جاوے اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ سرکنڈا اس چھت کو نہیں اُٹھا سکتا لیکن اگر کوئی طاقتور ہستی خود اپنے ہاتھ کے سہارے سے اس سرکنڈہ کو محفوظ کئے رہے تو پھر اس کے ٹوٹنے کا کوئی خطرہ نہیں۔ پس ہم کو اپنی طاقتوں پر بھروسہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مدد پر بھروسہ ہے وہ اگر ہماری مدد کرے تو کسی اور کی مدد کی ہم کو ضرورت نہیں اور ضرور ہے کہ وہ اس جماعت کی مدد کرے کیونکہ اللہ تعالےٰ کے اپنے مسیح سے یہی وعدے ہیں۔

یہ مضمون ختم ہو چکا تھا کہ حیدرآباد دکن سے حافظ محمد اسحٰق صاحب کا خط آیا کہ حیدرآباد کے اکثر احباب انشاء اللہ تعالیٰ ایک ایک ماہ کی آمدن باقساط ادا کرینگے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

دعوت الی الخیر

الحمد للہ کہ یہ ہفتہ خاص طور پر مبارک ثابت ہوا ہے۔ اور چاروں طرف سے تبلیغ کے کام میں کامیابی ہونے کی خبریں موصول ہوئی ہیں یعنے ہندوستان کے مختلف گوشوں کے علاوہ مصر اور شام سے بھی بشارت کی ہوائیں آئی ہیں لیکن قلت گنجایش کی وجہ سے ہم ابھی انکو مفصل نہیں لکھ سکتے۔ اللہ تعالےٰ چاہیگا تو رفتہ رفتہ سب خبریں درج اخبار کر دی جائیں گی۔ فی الحال مختصراً اتنا لکھا جاتا ہے کہ:۔

ہندوستان میں تبلیغ کے لئے راٹھ ضلع ہمیر پور میں آریوں کے اعتراضات کے جواب دینے کے لئے شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور اور ماسٹر عبد الرحیم صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے تشریف لے گئے ہیں۔

ایک دوست بھوپال سے لکھتے ہیں کہ تبلیغ سلسلہ کا کام یہاں خوب زور سے جاری ہے اور بہت لوگ قریب آرہے ہیں پہلے وہاں کے چند مولویوں نے مباحثہ کی خواہش ظاہر کی تھی لیکن جب قادیان سے لکھا گیا۔ کہ سرکار سے اجازت لے لو تو ہم مباحثہ کے لئے آدمی بھیجنے کے لئے تیار ہیں تو وہ لوگ دب گئے اور پھر نہ بولے لیکن پھر بھی تعلیمیافتہ جماعت کو سلسلہ سے روز بروز دلچسپی بڑھ رہی ہے اور وہ بہت کچھ قریب آرہے ہیں۔

کلکتہ میں مفتی محمد صادق صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے تبلیغ کے لئے ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ان کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے پارسیوں میں بھی تبلیغ کی۔ اور ایک پارسی عالم نے سلسلہ کی کتابیں پڑھنے کی خواہش ظاہر کی جنھیں انشاء اللہ جلد کتابیں روانہ کر دی جائیں گی اسی طرح ہندوؤں اور غیر احمدیوں میں بھی تبلیغ ہوئی۔ اور وہ بہت متاثر ہوئے۔ ایک ہندو نے اقرار نامہ لکھ دیا کہ میں کرشن کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسیح موعود کو نبی سمجھوں گا۔ ایک کالج کا طالب علم سلسلہ کے بہت قریب آگیا ہے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ مفصل خط آئندہ اخبار میں شایع کیا جائے گا)

شیخ یعقوب علی صاحب کے خط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بمبئی جاتے ہوئے راستہ میں ان کو بھی بہت کچھ تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ اور کامیابی ہوئی۔ ایک انگریز نے اسلام اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق خاص دلچسپی ظاہر کی۔ اور شیخ صاحب کی باتوں سے بہت محظوظ ہوا۔ اور جماعت احمدیہ کے لیڈر کا پتہ دریافت کیا کہ میں ان سے خط و کتابت کرونگا۔ اور لکھ کر لے گیا یہ انگریز تعلیم یافتہ ہے۔ اور ریلوے پولیس میں اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی تبلیغ کی۔ ایک شخص سرحد کے رئیس سے احمدیت کا ذکر ہوا اور وہ بہت قریب آگیا ہے (مفصل خط پھر درج ہو گا۔ انشاء اللہ)

علاوہ ازیں اس ہفتہ قریباً پچاس ساٹھ غیر احمدی بیعت میں داخل ہوئے۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک

شام کی خبر

شام سے اس ہفتہ جو سید ولی اللہ شاہ صاحب کا خط آیا ہے وہ نہایت مبارک خبر لایا ہے۔ بیروت میں جو ساحل بحر پر ایک نہایت خوبصورت شہر ہے۔ اور جس میں مسلمانوں۔ مسیحیوں اور یہودیوں کے علاوہ اہل یورپ بھی کثرت سے آباد ہیں۔ شاہ صاحب کی کوشش سے ایک مجلس قائم ہوئی ہے۔ جس میں مذہبی لیکچر ہوا کرینگے یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ اُس نے ایک احمدی کے ذریعہ مسلمانان شام کو دین کی طرف متوجہ کیا۔ اس انجمن کی اجازت گورنر بیروت نے دیدی ہے۔ اور اب اس انجمن کا کام باقاعدہ شروع ہو گیا ہے۔ شاہ صاحب نے اپنے ایک پچھلے خط میں اس انجمن کے متعلق یوں لکھا تھا کہ۔

"اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے عربی کے لئے مخلص دل رکھنے والے استاد عطا فرمائے اور نہایت خاطر خواہ انتظام سے تعلیم ہو رہی ہے۔ میں نے تو ایسے فصیح اللسان مصر میں تو نہیں دیکھے۔ اور نہ اس سے ہمگے نکم خالص دل۔ وہ لوگ تو دنیا میں دن رات مستغرق۔ انہیں فرصت کہاں۔ ..... میں نے یہاں میری باتیں سننے والے۔ دین کا شوق رکھنے والے پائے۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک جمعیت بھی تبلیغ اسلام کے لئے میرے ماتحت قائم ہو گئی ہے۔ آج اس کی

منظوری کے لئے عبد الجبار والئے بیروت کا پاس جائیگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ قوانین جمعیت طے ہو چکے۔ مہینہ میں ایک دفعہ ہوا کرے گی۔ ٹی پارٹی کے ساتھ۔ کل انشاء اللہ اخبارات میں اس کا اعلان کرا دیا جائیگا۔ اس میں تقاریر عربی میں ہونگی انشاء اللہ۔ مجھے بڑے شیوخ نے اس کے لئے بہت زور دیا تھا۔ اور میں نے عبد الجبار کو اکسایا۔ بحمد اللہ اسے یہ رائے پسند آگئی۔ یہاں پر حکومت ایسی جمعیت کی ذرہ مانع ہوتی ہے اسلئے اس مشکل کو یوں حل کیا ہے کہ مدرسہ دار العلوم کا ایک شعبہ قرار دیا گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ✤

مجھے اس کے لئے ریویو۔ براہین احمدیہ ۔ عسل مصفے ۔ آئینہ کمالات اسلام اور حضرت صاحب کی کتابیں جو ہو سکیں چاہئیں ۔ اور اخبارات نہایت ضروری ہیں ۔ عاجز کے لئے بہت دعا فرماویں دعا کا بہت محتاج ہوں ۔ اہل بیت کو سلام علیکم ✤

اِس کے بعد ایک دوسرے خط میں اس مجلس کے قیام کے متعلق انہوں نے یوں لکھا کہ :۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محسنم ۔ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ و السلام

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ مبارک کہ مجلس تبلیغ قایم ہو گئی ۔ ۲۷ ۔ اپریل ۱۹۱۴ء کو انشاء اللہ اس کا پہلا جلسہ ہو گا۔ والئے شہر و رؤسا و علماء شہر کو ٹی پارٹی پر مدعو کیا گیا ہے اور میرا لیکچر اسلام پر عربی میں ہو گا۔ عاجز کے لئے بہت دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ اپنے مقصد میں کامیاب کرے حقیقتاً میں دُعا کا بہت محتاج ہوں۔ کمزور تھا۔ یونہی ایک عظیم الشان کام پر قدم مارا ہے۔ اللہ رحم کرے ۔ میری طرف خصوصیت سے توجہ کرے ۔ نہ یہ کہ مجھے ایسے مشکل راستے پر ڈالکر جناب ایک طرف ہو جائیں ۔ میں کیا لکھوں۔

عبد الجبار آفندی مجھ سے سکول میں وقت لینا چاہتا ہے کم از کم تین گھنٹے ۔ لیکن مینے انکار کیا ہے اور نہ دینے کا ارادہ ہے ۔ کیونکہ اس میں میری تعلیم کا حقیقتاً بہت نقصان ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ میرا ایک دقیقہ بھی سوائے تعلیم کے اور جگہ خرچ ہو ۔ مکرر عرض ہے کہ میں حقیقتاً دُعا کا محتاج ہوں دُعا فرمادیں ۔ بہت دُعا ۔ اہل بیت کو اور احباب درس کو میرا اسلام اور سفارش دُعا ۔ مضمون پڑھے جانے کے بعد ارسالِ خدمت کرونگا ✤ ولی اللہ

اب ان کا خط آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ صاحب کا مضمون جو قرآن کریم کی خوبیوں پر تھا نہایت کامیاب ہوا ۔ اور وہاں کے ایک بڑے عالم نے کھڑے ہو کر پندرہ منٹ تک انکے لیکچر کی تعریف کی ۔ اور اہل شام کو شرم دلائی کہ وہ کس طرح قرآن کے سمجھنے میں پیچھے رہ گئے ہیں ۔ اس عالم کے ایک فقرہ کا ترجمہ درج ذیل ہے :۔

" اہل عرب کے نوجوانو! تمہاری تجوید حلق میں ہے ۔ دل میں نہیں ۔ شرم! بخدا قریب تھا کہ اس تقریر سے میری چیخیں نکل جاتیں "

یہ مضمون شاہ صاحب سے وہاں کے ایک اخبار میں شائع کرنے کے لئے لیا گیا ہے ۔ امید ہے کہ اگلے ہفتے تک موصول ہو جائیگا ۔ اور انکے خط کے ساتھ ہی شائع کر دیا جائیگا ✤

مصر میں تبلیغ

مصر ایک نہایت منجمد ملک ہے ۔ اُسے دین سے نفرت ہے ۔ بلکہ دین سے غافل ہیں وہاں سے اسلام کے متعلق ہر قسم کی کتابیں شائع ہوتی ہیں لیکن انکے شائع کرنے کی غرض صرف تجارت معلوم ہوتی ہے ۔ اہل مصر دنیا میں منہمک ہیں اور دین کو لاپرواہی سے دیکھتے ہیں ۔ مگر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا ٹریکٹ الدین الحی شائع ہونے کے بعد لوگوں کو سلسلہ کی طرف توجہ ہو گئی ہے اور اخبارات کی مخالفت کی وجہ سے لوگ اور بھی متوجہ ہو گئے ہیں ۔ پچھلے ہفتے شیخ عبد الرحمان صاحب کا جو خط موصول ہوا ۔ درج ذیل ہے :۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و آلہ مع التسلیم

سیدی و مطاعی اطال اللہ بقاءکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ بندہ گذشتہ اتوار کی رات کو حسب عادت ملاقات کے لئے ایک دوست کے پاس گیا جس سے بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی ۔ بندہ ابھی وہیں بیٹھا تھا کہ ایک صاحب جو معززانہ لباس پہنے ہوئے تھے ۔ تشریف لائے اور بندہ سے یوں مخاطب ہوئے :۔

صاحب موصوف! کیا آپ ہی ہندوستانی شیخ ہیں ۔

بندہ ! جناب ۔ کیا ارشاد ہے۔

صاحب موصوف نے اُٹھ کر بندہ سے مصافحہ کیا اور بعد از ان فرمانے لگے ۔

صاحب موصوف ۔ مینے سُنا ہے کہ مسئلہ پردہ نسوان کے متعلق آپ کے ہاں فلاں کتاب ہے ۔ کیا آپ مجھے وہ کتاب عاریتاً عنایت فرما سکتے ہیں ✤

بندہ! نہایت افسوس کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ وہ کتاب میرے پاس نہیں ہے ورنہ اسے جناب کی خدمت میں حاضر کرنے میں کچھ عذر نہ تھا ۔ ہاں اگر آپ تکلیف گوارا فرما کر میرے ساتھ اندر تشریف لائیں تو اس سے بھی بڑھ کر اہم مسئلہ پر ایک رسالہ بندہ آپکی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہے ✤

صاحب موصوف! اندر تشریف لائے ۔ تو بندہ نے رسالہ " الدین الحی " انکی خدمت میں پیش کیا ۔ اس کے بعد مختلف مسائل پر باہم گفتگو ہوتی رہی ۔ میں سلسلہ کلام کو اصل مقصود کی طرف لانے کی سوچ میں تھا کہ مجھے یہ خیال آیا کہ اس طور پر سلسلہ شروع کروں ✤

بندہ! غالباً آپنے پرچہ عکاظ میں اس رسالہ کے خلاف مضمون پڑھا ہو گا ۔ لیکن میرا خیال بلکہ یقین ہے کہ ایڈیٹر نے اسبارے میں جلدبازی سے کام لیا ہے ۔ اور ایسے اہم مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے آزادانہ طور پر رائے نہیں قائم کی بلکہ عوام الناس کی طرح اپنے تقلیدی اعتقاد کے خلاف بات سُنکر بے اختیار غضب میں آگیا جس کے باعث ایسی ناشائستہ تحریر اس کے قلم سے نکلی ✤

صاحب موصوف! آپکے اس رسالہ کا کیا مضمون ہے ۔

اسپر بندہ نے بفضل خدا تفصیل سے انہیں سلسلہ کی تبلیغ کی جسے سُنکر بفضل خدا گویا وہ عالم خواب سے یکبارگی بیدار ہوئے ۔ اور اس رسالہ کو میز پر رکھ کر فرمانے لگے ✤

صاحب موصوف! کیا مسیح ابن مریم واقعی وفات پا چکے ہیں ۔

بندہ! جناب واقعی وہ وفات پا چکے ہیں ✤

صاحب موصوف! آپ کو کیونکر معلوم ہوا ✤

اسپر بندہ نے وفات مسیح کے کئی ایک دلائل بیان کئے (اس سلسلہ میں وہ چند سوالات بھی کئے جن کے جواب ساتھ ہی ساتھ میں دیتا گیا)

چونکہ بہت رات گذر چکی تھی اِسلئے صاحب موصوف دوسرے دن پھر ملاقات کے لئے تشریف لانے کا وعدہ کرکے اس وقت چلے گئے ۔ دوسرے روز حسب وعدہ تشریف لائے ۔ اس وقت مینے رسالہ " الاستفتاء " (ضمیمہ حقیقۃ الوحی) انکی خدمت میں پیش کیا جس کا اکثر حصہ انہوں نے اسی وقت وہیں بیٹھ کر پڑھ لیا اور کہنے لگے کہ یہ رسالہ مجھے نہایت ہی پسند آیا ہے ۔ آپ اس کی چند کاپیاں مجھے عنایت فرمادیں ۔ میں انہیں اپنے وطن فلسطین میں بھیجنا چاہتا ہوں ✤

سو گذارش ہے کہ اگر حضور پسند فرمائیں تو اس کی پچاس کاپیاں خاکسار کے نام بھیجنے کا حکم صادر فرمادیں ۔

آج میں یہ عریضہ لکھ رہا تھا کہ صاحب موصوف بمعہ اپنے ایک دوست کے تشریف لائے ۔ اور براہ راست حضور سے خط و کتابت کا ارادہ ظاہر کیا ۔ چنانچہ ان ہر دو صاحبان کے خطوط عریضہ ہذا کے ساتھ ارسال

خدمت ہیں۔ آیندہ جو گفتگو یا اس کا نتیجہ ہو گا اس کے متعلق انشاء اللہ آیندہ ہفتہ میں گذارش کرونگا۔ والسلام بالاکرام والاحترام فقط۔ خاکسار :- شیخ عبد الرحمان احمدی از قاہرہ۔ مصر

اس کے ساتھ ہی ان دونوں علماء کا خط بھی جو انھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف لکھا ہے پہنچ گیا ہے جسمیں انھوں نے سلسلہ کی کتابیں اس غرض سے مانگی ہیں کہ ان کو اپنے وطن میں شائع کریں اور انہیں سے خاص حصص اخبارات میں بھی شائع کریں ان علماء میں سے ایک جامع ازہر علماء میں سے ہے جو کہ عربی علوم کی دنیا بھر میں سے سب سے بڑی یونیورسٹی ہے۔ اور تمام مصر میں بلکہ دوسرے اسلامی ممالک میں بھی علماء ازہر کی خاص عزت کی جاتی ہے۔ اُمید ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی طرف ایسے بڑے بڑے آدمیوں کی توجہ کے منعطف ہونے کی وجہ سے عوام کو بھی اس طرف میلان ہو جائیگا کیونکہ وہ علماء کے پیرو ہوتے ہیں ان دونوں علماء کے خطوط کی نقل ذیل میں دیجاتی ہے :-

خط فاضل ابراہیم فوزی مقدسی

جناب حضرت خلیفۃ المسیح مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نیدمجدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے حضرت استاذ مکرم فاضل شیخ عبد الرحمن صاحب سے ملاقات کا موقع ملا اور اُنکے کلام سے میں بہت محظوظ ہُوا۔

میری التجا ہے کہ آپ مہربانی فرماکر اپنے سلسلہ کی چند کتابیں جو آپ پسند فرمادیں مجھے ارسال فرمادیں۔ میں نہایت ممنون ہونگا۔ والسلام

بندہ ابراہیم فوزی مقدسی

خط فاضل عبد الہادی زیان عالم جامع ازہر

جناب حضرت خلیفۃ المسیح مرزا بشیر الدین محمود احمد حفظہ اللہ :

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے برادر مکرم فاضل محترم جناب شیخ عبد الرحمان صاحب سے گفتگو کا موقع حاصل ہُوا۔ مجھے آپکے سلسلہ سے اور اس بات سے کہ آپکے سلسلہ نے لوگوں کو کورانہ تقلید کو آزاد کیا ہے بہت دلچسپی پیدا ہو گئی ہے سو میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ مہربانی فرماکر اپنی چند مطبوعات ارسال فرمائینگے اور ہمارا ارادہ ہے کہ اس کی عبارتیں یہاں کی اخبارات کے ذریعہ سے شائع کریں اور ہم آپ سے عہد کرتے ہیں کہ انہیں انشاء اللہ ضرور شائع کرینگے :

بندہ عبد الہادی زیان من علماء ازہر

اس ہفتہ انکو کتابیں بھیجدی گئی ہیں اور خدا تعالیٰ چاہے۔ تو بہت جلد ملک مصر میں تبلیغ کا دروازہ کھلنے کی خبر آجائیگی

ایک رؤیاء

مکرم معظم مخدوم حضرت ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

میرے ایک عزیز دوست نے جن کے ساتھ میرا بہت پیارا تعلق اخوت ہے۔ اُس نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی بیعت کرنے وقت اختلاف سے حصہ لیا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کو چشم بصیرت مرحمت فرمائے۔ میں نے ان کی خدمت میں حق دوستی ادا کرنے کیلئے دو تین عریضے ارسال کئے۔ اور بیعت کی تحریک کی۔ اُس میں میں نے یہ بھی عرض کیا۔ کہ آپ کم از کم اس معاملہ میں استخارہ ہی کر لیتے یا اب کریں۔ جس پر انھوں نے مجھے لکھا۔ کہ کیا آپ یہ بتلا سکتے ہیں۔ کہ آپ نے صاحبزادہ صاحب کی بیعت کسی استخارہ یا الٰہی تحریک کے ماتحت کی ہے۔ میں نے اُن کی خدمت میں مختصر سا جواب لکھا ہے۔ مگر اب چاہتا ہوں کہ بذریعہ اخبار اُس مفصل واقعہ کا جو میری بیعت کا محرک ہُوا۔ عوام کو عموماً اور اپنے اُس عزیز دوست کو خصوصاً اس سے اطلاع دوں۔ تا شائد کسی صاحب کیلئے ہدایت کا موجب ہو۔

یکم جولائی ۱۳ء دوپہر کے وقت موضع چوہان تحصیل چکوال ضلع جہلم میں جبکہ میں آشوب چشم کیوجہ سے درد شدید میں گراہ رہا تھا۔ مجھے ذراسی غنودگی ہوئی۔ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایسی جگہ ہے۔ جبکو میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ بہت لوگ ادہر ادہر پہر رہے ہیں۔ ایک شخص عربی لباس میں مجھے ملا۔ وہ کہتا ہے۔ کہ میں مطوف ہوں۔ کیا تم حج کرنا چاہتے ہو۔ کہ میں تمہیں حج کراؤں۔ میں نے پوچھا۔ کیا یہ مسجد حرام ہے۔ اُس نے کہا۔ ہاں یہ دیکھو یہ سب حاجی پہر رہے ہیں جو حج کیلئے آئے ہیں۔ میں نے کہا ہاں میں ضرور حج کروں گا۔ اُس نے کہا آؤ میرے پیچھے میں اس کے پیچھے چلا۔ چند قدم جاکر اُس نے مجھ سے دریافت کیا۔ کہ کیا تم حج کرو گے۔ یا پہلے نبی کریم کی زیارت کرو گے۔ میں بہت خوش ہُوا۔ میں نے کہا۔ میرا حج تو نبی کریم کی زیارت ہے۔ پہلے میں زیارت کروں گا۔ تو وہ مجھے ایک بہت وسیع کمرہ میں لیگیا۔ جو نہایت خوبصورت فرش فروش سے آراستہ تہا۔ کمرہ کی مغربی طرف جہاں مسجد کا محراب ہوتا ہے۔ دیوار کے پاس ایک چارپائی ہے جس پر ایک شخص سویا ہُوا ہے اُس کا تمام بدن ایک چادر سے ڈھکا ہُوا ہے سرہانے کے قریب دیوار میں ایک طاق ہے۔ اُس میں دو صراحیاں سرد پانی کی رکھی ہیں۔ اور دو گلاس پڑے ہیں۔ سرہانے کی طرف ایک ضعیف العمر پرانے فیشن کا مولوی کھڑا ہے سفید ریش۔ چارپائی کے ارد گرد حلقہ باندھ کر بہت لوگ بیٹھے ہیں۔ اور درود شریف پڑھ رہے ہیں۔ وہ عرب مجھے کہتا ہے کہ دیکھو۔ یہ نبی کریم کی نعش ہے۔ اور یہ لوگ درود پڑھ رہے ہیں۔ تم بھی بیٹھ جاؤ۔ اور درود شریف پڑھو چارپائی کی پائینتی کی طرف تا کہ آپکا منہ مجھے نظر آسکے میں بیٹھ گیا ہوں۔ اور دل میں کہتا ہوں۔ کہ یہ بات تو مشہور ہے۔ کہ نبی کریم کی زیارت کبھی شیطانی نہیں ہوتی۔ درود شریف رو رو کر پڑھتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ الٰہی ایک دفعہ مجھے نبی کریم کی زیارت ہو جاوے۔ اتنے میں چہرہ مبارک سے کپڑا اُترا۔ اور آپنے پانی مانگا۔ اُس پرانے فیشن کے مولوی نے گلاس میں دو چار گھونٹ پانی دیا۔ اور پہر گلاس رکھ دیا۔ پہر آپ نے آنکھ کے اشارہ سے مجھے بلایا۔ میں قریب گیا۔ اور چارپائی کی پٹی پر دونوں ہاتھ رکھ کر پلنگ پر جھک کر کھڑا ہو گیا۔ تو آپنے آہستہ سے فرمایا۔ کہ مجھے بہت پیاس ہے۔ اور یہ شخص مجھے پانی میں کوئی ایسی دوائی ملاکر پلاتا ہے جس سے نہ تو میری پیاس بجھتی ہے اور نہ میں زندہ ہوتا ہوں۔ اگر تم مجھ کو پانی پلاؤ۔ تو میں سیر ہو کر زندہ ہو جاؤں۔ میں نے اُس شخص کی آنکھ بچاکر گلاس بہر کر پانی پلادیا۔ تو آپنے پہلو بدلا۔ اور فرمایا۔ دیکھو! اب زندگی کے آثار شروع ہو گئے ہیں۔ میں نے پہر رو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ احمدیوں کی حالت بہت کمزور ہے امداد کرو۔ یا رسول اللہ اسلام تحت تنزل میں ہے۔ اس کے لئے دعا کرو۔ یا رسول اللہ میرے والدین کیلئے مغفرت کی دعا کرو۔ یا رسول اللہ میری نجات کے لئے شفیع ہو۔ فرمایا۔ تمہاری سب دعائیں قبول ہو گئیں۔ پہر آپکا چہرہ بہت سرخ ہو گیا۔ اور جوش کے ساتھ پائینتی کی طرف یہ کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے۔ کہ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کا نیزہ ہاتھ میں پکڑو۔ اور پھر تم کامیاب ہو۔ میں دوڑا۔ کہ سامنے ہو کر پوری زیارت کر لوں۔ جب سامنے گیا ہوں۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کھڑے ہیں ؎

اس خواب کی میں نے اُسی روز یا اُس سے دوسرے روز ایک نقل حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب کو بھی۔ اور اُس کے ساتھ ایک نقل صاحبزادہ صاحب کو اور ایک شیخ یعقوب علی صاحب کو بھیجی۔ اور یہ خواب میں نے

بعض احباب چوہان اور جہلم شہر کے روبرو بھی بیان کی۔ جو اس وقت تک گواہ موجود ہیں۔ میں نے حضرت قبلہ کو اس کیساتھ اُس کی تعبیر جو میرے خیال میں آئی۔ وہ بھی تحریر کی۔ وہ یہ تھی۔ کہ نبی کریم کا مردہ گویا اسلام مردہ ہے۔ پرانے فیشن کے مولوی نہیں چاہتے۔ کہ اسلام پھر زندہ ہو۔ ہاں کوئی رحمان کے فضل کا ہاتھ ایسا پانی پلا دے گا۔ جس سے اسلام پھر زندہ ہو جاویگا اور اُس کی زندگی کی ترکیب یہ ہوگی۔ کہ مسلمان لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کا تیرہ ہاتھ میں پکڑ لیں۔ اور یہ کامیابی صاحبزادہ صاحب کے ہاتھ سے انشاء اللہ ہوگی ؎

حضرت قبلہ نے جو الفاظ اس کے جواب میں مجھے اپنی قلم سے لکھے۔ وہ یہ ہیں۔ خواب بہت عمدہ ہے۔ اور تعبیر بھی صحیح ہے اور انشاء اللہ اسیطرح پوری ہوگی۔ تم خود بہت سست ہو۔ اس کے دور کرنیکی کوشش کرو ؎

میرے لئے تو یہ خواب حضرت صاحبزادہ صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی رہبر ہوئی۔ یہ خواب تبدیلی خیالات کا خاکہ دکھتی ہے اور نہ یہ بیاد ٹی ہو سکتی ہے میں نے اُسی روز دل میں عہد کر لیا تھا۔ کہ حضرت قبلہ کی وفات کے بعد اگر صاحبزادہ صاحب کے سوا کوئی اور شخص خلیفہ ہے۔ تو بھی پھر تو انشاء اللہ انہیں کے ہاتھ پر بیعت کروں گا۔ خواہ یہ کسی کی بیعت کریں ؎ والسلام۔ خاکسار فضل الرحمن قادیان

صرف توحید مدار نجات نہیں

قل اللہ ثم ذرھم کے

معنے اللہ منوا کر چھوڑ دو۔ مولوی محمد علی صاحب نے اپنے رسالہ کفر و اسلام میں کئے۔ اور پھر یہ غلطی حضرت خلیفۃ المسیح کے ذمہ لگائی جاتی ہے۔ ناظرین ۳۔ مارچ ۱۹۱۴ء کا پیغام دیکھیں جس میں مسئلہ تکفیر کے متعلق ڈائری دیگئی ہے۔ وہاں اس آیت کے کوئی معنے بزبان خلیفۃ المسیح درج نہیں۔ بلکہ صرف آیت درج ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے مسئلہ تکفیر کے سلسلہ میں فرمایا۔ کہ صرف توحید ہی کافی نہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ نبی در ہما جاء بہ النبی پر بھی ایمان ضروری ہے ؎

انجمن کا قاعدہ نمبر ۱۸

کہا جاتا ہے۔ کہ خلیفہ ثانی کے مطاع انجمن بننے سے انجمن ٹوٹ گئی۔ ہم آپ سے ایک بات پوچھتے ہیں الوصیت میں لکھا ہے۔ کہ جس نے کوئی مالی وصیت نہ کیا ہو۔ اور وہ متقی و دین کا خدمتگزار ہو۔ باتفاق رائے انجمن مدفون مقبرہ بہشتی ہو سکتا ہے۔ اب بتاؤ۔ کہ اب تک کوئی ایسا شخص مقبرہ میں دفن ہوا ہے یا نہیں۔ اور آیا یہ دفن باتفاق رائے انجمن ہوا ہے۔ اور یہ اتفاق رائے کس ذریعہ سے معلوم کیا گیا ہے۔ کیونکہ آپ کا یہ عقیدہ بھی ہے۔ کہ جب تک باضابطہ ایجنڈا کا اجراء نہ ہو۔ اور ممبر رائے نہ دیں۔ کوئی امر فیصل شدہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ تو کیا اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ جب کسی جنازہ کو دفن کرنا ہو۔ پہلے ایک ایجنڈا تیار کیا جائے پھر ممبر دس پندرہ روز بعد جمع ہوں۔ اور فیصلہ کریں۔ کہ یہ لاش دفن ہو سکتی ہے۔ یا نہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ دراصل یہ باتیں بھی صرف کہنے کی ہیں۔ انجمن کے پہلے یعنی نو ممبروں نے باقاعدہ ایک قاعدہ پاس کیا۔ آپ اس سے انکار کرتے ہیں۔ اب کہاں گیا وہ اصول کہ کثرت رائے کا فیصلہ قطعی ہے جس پر بہت شور مچایا جاتا تھا۔ اب تو انجمن نے باضابطہ خلیفہ تسلیم کر لیا ہے۔ اب کیا عذر رہو۔ کیا انجمن لاہور کے پانچ ممبروں کا نام ہے ؟

دوسرے فرقہائے اسلام اور احمدی فرقہ میں فرق!

حضرت مسیح موعودؑ کا حکم ہے۔ کہ غیر احمدیوں کو لڑکیاں دینی جائز نہیں ہیں۔ اور آپ نے فرمایا ہے۔ کہ تمہارے پر حرام ہے۔ کہ کسی مکفر یا متردد یا مکذب کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیئے کہ تمہارا امام تمہیں میں سے ہو۔ لیکن پیغام لکھتا ہے۔ کہ جسطرح وہابیوں اور حنفیوں اور شیعہ اور سنیوں میں ایک دوسرے کے پیچھے نمازیں پڑھنی اور ایک دوسرے سے رشتے ناطے بند ہیں۔ ہمارا بھی غیر احمدیوں سے اسی قسم کا جھگڑا ہے۔ مگر ہمارے دوستوں کی یہ غلطی ہے۔ کیونکہ غیر احمدیوں کے جو فرقے ہیں۔ ان میں سے کسی کو کسی امام نے با علوم الٰہی یہ حکم نہیں دیا ہے۔ کہ وہ غیروں کو اپنی لڑکیوں کے رشتے ناطے نہ دیں۔ اور غیروں کے پیچھے نمازیں نہ پڑھیں۔ دیگر فرقوں کی علیحدگی نمازوں اور رشتوں میں خود ساختہ ہے۔ اور ہماری جماعت کا یہ عمل باذن الٰہی و حکم خداوندی ہے ؎

خدا کی راہ میں قابل قدر ایثار

انما یتقبل اللہ من المتقین

سیدی و مرشدی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کا ہزارہا شکر ہے۔ کہ جہاں جہاں مجھے اپنے احباب سے ملاقات ہوئی ہے۔ سب کے سب حضور کی بیعت سے مشرف ہو چکے ہیں۔ بلکہ تعجب تو یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اوّل ہی سے بشیر ثانی کی محبت دلوں میں بٹھا رکھی تھی۔ جیسے کہ میرے پاس بہت سے دوستوں نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ غرض خاکسار جب بستی مندرانی پہونچا۔ تو وہاں حضور کا ایک اشتہار (جسکی سرخی شکریہ اور اعلان ضروری) تھی۔ ملا۔ جس کے پڑھنے سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ حضور کے درد دل سے وہ الفاظ اشاعت اسلام کے لئے نکلے ہیں۔ کہ سخت سے سخت دل پر بھی اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ ایک شیدائی اسلام لبیک پکارے بغیر رہ بھی سکے میں سچ سچ عرض کرتا ہوں۔ کہ اس کے پڑھنے کے بعد میں ایک دلدہی جنگل کی چھوٹی سی ندی پر جا بیٹھا اور بہت سوچ بچار کے بعد میں نے اپنے دل سے فتویٰ پوچھا۔ کہ ایک زمانہ تھا۔ کہ لڑکپن میں طلب علم کیلئے میں وطن چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ اور مجھے چنداں خبر نہ تھی۔ کہ ہماری کوئی جائداد بھی ہے یا نہیں اور بہت سے ملکوں میں دریوزہ علمی کرتا ہوا اتفاق حسنہ سے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں جا پہنچا۔ اُس وقت کلمات طیبات کا احمدیہ جماعت پر یہ اثر پڑتا تھا۔ کہ اہل ثروت کا تو مجھے علم نہیں۔ مگر میرے جیسے غریب کہ بھی اگر چند پیسے ہاتھ لگے تو بجائے اس کے کہ اظہار میں لاتے اور کسی کی نگاہ پڑتی۔ کاغذ میں دوائی کی پڑیہ کی شکل بنا کر مصافحہ کرتے ہوئے مسیح موعودؑ کے ہاتھ مبارک میں دے دیتے تھے۔ حتیٰ کہ خاکسار کو پتہ لگا۔ کہ کچھ جائداد غیر منقولہ بھی ہے۔ سو مسیح موعود کے حکم مندرجہ الوصیت کو پورا کرنے کے لئے میں نے پٹواری حلقہ کو ساتھ لیا اور نمبر ا حصہ اپنی وصیت میں لکھکر بمعہ فرد اراضی ملکیت خود دفتر مقبرہ کو روانہ کر چکا۔ اور دو حصہ بقیہ زمین بموجب اُسی فرد اراضی کے جو دفتر مقبرہ کو روانہ ہوا ہے۔ **اشاعت اسلام میں حضور وصول فرمالیویں۔** کیونکہ حضور کی اس آواز کو سن کر میرے پاس اور کوئی چیز نظر میں عزیز تر نہیں۔ جسکو میں اپنے سامنے رکھکر لبیک کہوں۔ کیونکہ میں نے بھی اپنے وطن مالوف کو ترک کر کے اسی طرح ہجرت کی تھی اور دارالامان کو مقصود بالذات وطن بنایا تھا۔ گو اور بھائیوں نے جو کہ مہاجر ہیں۔ بہت اعلیٰ درجہ کی خدمتیں کیں۔ اور کرتے ہیں۔ اور کرتے رہیں گے۔ جنکو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ مگر میں امید کرتا ہوں۔ کہ میری اس مشت خاک کو اللہ تعالیٰ جو کہ اُس کی رضاء کیلئے دے رہا ہوں۔ ضائع نہیں فرمادیگا۔ یہ اور بات ہے کہ میں رہتا ہوں کشمیر میں۔ مگر خلیفۃ المسیح کے حکم سے جو کہ حاجی عمر ڈار صاحب مرحوم مغفور کی درخواست کے مطابق حضرت صاحب نے تحریری حکم فرمایا تھا۔ کہ وہاں رہکر تبلیغ حسب استعداد خود کریں۔ ورنہ حقیقت میں یہ مجھے کون سی نعمت تھی۔ جو کہ ہم